نوحہ عابدِ بیمارؑ

شبیر کی الفت میں برستی ہیں جو آنکھیں
پرسہ شہؑ مظلوم کو دیتی ہیں وہ آنکھیں

سجادؑ کی آنکھوں میں نظر آتا ہے دریا
جب بھی غمِ اصغرؑ میں چھلکتی ہیں وہ آنکھیں

اِن آنکھوں میں زینبؑ کے کھلے سر کا ہے غم بھی
یہ سوچ کے ہر دم جھکی رہتی ہیں وہ آنکھیں

پلکوں کو بنا ڈالا ہے فرشِ غمِ شبیرؑ
مجلس کے لئے سب کو بلاتی ہیں وہ آنکھیں

ہر وقت برستی ہیں غمِ سبطِ نبی میں
مجھ کو تو نہیں لگتا کہ سوتی ہیں وہ آنکھیں

یوں خاکِ شفا مل گئی آنکھوں کی نمی سے
تسبیح غمِ شہؑ میں پروتی ہیں وہ آنکھیں

جب نظروں میں پھر جاتا ہے بازار کا منظر
تب سوئے فلک یاس سے تکتی ہیں وہ آنکھیں

334

سجادؑ کے ہونٹوں کو یہ زحمت نہیں دیتیں
کیا دشت میں گزری یہ سناتی ہیں وہ آنکھیں

یہ گریہ تو ہے سیدِ سجادؑ کی سنت
ماجدؔ مری آنکھوں سے یہ کہتی ہیں وہ آنکھیں